18040

(1)

السلام علیکم:

میں اور میری بیوی زینب گھر پر تھے، زینب دوسرے کمرے میں تھی۔ اپنی پڑھائی کر رہی تھی اور میں دوسرے کمرے میں کمپیوٹر چلا رہا تھا، پھر میں اٹھ کر زینب کے پاس آیا اور خوش اخلاقی سے زینب سے باتیں کرنے لگا تو اس نے مجھے دھکا دے کر دور کر دیا اور مجھ سے جھگڑنے لگی اور میرا موبائل مانگا تو میں نے دے دیا۔

میرا موبائل چھوتا ہے تو میں Inbox اور Sent Items ڈیلیٹ کر دیا تھا تو یہ دیکھ کر اسے غصہ آگیا تو وہ میرے موبائل سے sim نکال کر توڑنے لگی تو میں منع کرتا رہا کہ توڑنا مت، اس نے توڑنے کی کافی کوشش کی لیکن sim نہ ٹوٹی sim کہ میرے آفس کے سب نمبر تھے، لیکن وہ مان نہیں رہی تھی تو پھر میں نے

مذاق میں لکھ دیا!

تالاک

اگر سم (sim) نہ دی تو

پھر اس نے نہ دی تو میں نے مذاق ہی میں

تالاک تالاک تالاک لکھ دیا اور سو گیا۔

پھر اس نے سم لگا دی تھی میرے موبائل میں۔ البتہ ایک صفحہ پر میں نے مذاق ہی میں دستخط کر دیے تھے اور اسے بھی کہا کہ تم بھی دستخط کر دو۔

نوٹ: نیت ایک بھی نہیں تھی کہ میں طلاق دے رہا ہوں اور sim دینے کا وقت بھی مقرر نہیں کیا تھا۔

دار الافتاء
فتوی نمبر 29/203
مورخہ

سائل: شعیب

نمبر: 03334923498

پتہ:

وضاحت: سائل سے پوچھنے پر معلوم ہوا کہ اس نے جان بوجھ کر تالاک لکھا، اسے طلاق کا درست تلفظ آتا تھا، بس اپنی بیوی کو دھمکانے کیلئے ایسا کیا۔

جواب منسلک ہے

عورت کا بیان :

میرے اور میرے شوہر کے درمیان موبائل کی سم کے لئے لڑائی ہو گئی، اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ اس پر کسی دوسری لڑکی سے بات کر رہے تھے (اس وجہ سے پہلے بھی لڑائی ہو چکی ہے) اور ان کا ایک دوست بار بار انہیں فون کر رہا تھا کہ اس کو کسی لڑکی کو رات میں گھر میں لانا تھا۔

میں نے ان کے موبائل کی سم نکال کر رکھ لی تھی اور واپس نہیں دے رہی تھی، جس پر انہوں نے میرا رجسٹر لیا کچھ لکھنے کیلئے تو میں نے ان سے وہ رجسٹر چھین لیا (مجھے معلوم نہیں تھا کہ وہ کیا لکھنا چاہ رہے ہیں) پھر انہوں نے رجسٹر لیا اور پر ایک مرتبہ طلاق لکھا اور اس کے نیچے لکھا "اگر سم نہیں دی تو" اور دستخط کر دیے، اور ان الفاظ کو زبان سے بھی دہرایا۔ میں نے پھر بھی سم نہ دی اور رجسٹر چھین لیا

تقریباً دو تین منٹ بعد جب میں نے سم واپس نہ کی انہوں نے دوبارہ رجسٹر مجھ سے چھین لیا اور اس پر کچھ لکھنے لگے، میں نے اپنا قلم ان سے چھین لیا تو انہوں نے دوسرا قلم لیا اور تین مرتبہ طلاق طلاق طلاق لکھ کر دستخط کر دیے اور مجھے بھی دستخط کرنے کا بول کر سو گئے

ان کے سونے کے بعد میں نے سم موبائل میں لگا دی

نوٹ: "اگر سم نہ دی تو" مجھے یہ صحیح یاد نہیں کہ یہ الفاظ انہوں نے تین مرتبہ طلاق لکھنے کے بعد بھی بولے تھے یا نہیں، میں اس سلسلے میں کنفیوز ہوں۔

زینب

دارالافتاء

تالاک

اگر SIM نہیں دی تو

تالاک تالاک تالاک

FEMALE

دستخط

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

مفتی غیب نہیں جانتا، وہ سوال کے مطابق جواب لکھتا ہے، سوال کے سچ یا جھوٹ کی ذمہ داری سائل پر ہوتی ہے، اور غلط بیانی کے ذریعہ فتویٰ حاصل کرنے سے حرام حلال نہیں ہوتا بلکہ حرام بدستور حرام ہی رہتا ہے اور غلط بیانی کا مزید وبال بھی ہوتا ہے۔

سوال میں ذکر کردہ تفصیل کے مطابق اگر واقعۃً شوہر کو طلاق کا لفظ لکھنا آتا تھا، اس کے باوجود اس نے جان بوجھ کر طلاق کی جگہ "تالاک" لکھا، تاکہ طلاق واقع نہ ہو اور اس کی طلاق کی نیت بھی نہیں تھی تو پھر صورت مسئولہ میں کوئی طلاق واقع نہیں ہوئی، لیکن اگر اس نے "تالاک" کا لفظ طلاق سمجھتے ہوئے ہی لکھا تھا، اگرچہ مذاق ہی میں لکھا ہو تو اس سے اس کی بیوی پر تین طلاقیں واقع ہوگئی ہیں۔

ہم نے دونوں صورتوں کا حکم لکھ دیا ہے، اب سائل اپنی قبر و آخرت کو سامنے رکھ کر جو صورت حال پیش آئی تھی اس پر عمل کرلے۔ اور چند روز کیلئے اپنی آخرت خراب نہ کرے۔

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) – (٣ / ٢٤٩)

ويدخل نحو طلاغ وتلاغ وطلاك وتلاك أو " ط ل ق " أو " طلاق باش " بلا فرق بين عالم وجاهل، وإن قال تعمدته تخويفا لم يصدق قضاء إلا إذا أشهد عليه قبله وبه يفتى؛

(قوله بلا فرق إلخ) هذا ذكره في الألفاظ المصحفة فكان عليه ذكره عقبها بلا فاصل (قوله تعمدته) أي التصحيف تخويفا لها بلا قصد الطلاق

(م م)غمز عيون البصائر – (١ / ٨٤)

حتى قالوا أن الطلاق يقع بالألفاظ المصحفة قضاء الألفاظ المصحفة خمس تلاق وتلاغ وطلاغ وتلاك وطلاك فيقع قضاء ولا يصدق إلا إذا أشهد على ذلك قبل التكلم بأن قال امرأتي قبلت مني الطلاق وأنا لا أطلق فأقول هذا ولا فرق بين العالم والجاهل وعليه الفتوى كذا في البحر وظاهر إطلاقه يشتمل ما إن لم يكن ألثغ وفي المحيط من باب الحيل والتعريض في الخلف لو قال لامرأته طارق وأدغم الراء وأخفاها حتى لا يفهم ذلك من يسمع خلفه لا يلزمه بذلك شيء فلا تطلق امرأته لأن طارقا ليس بطالق انتهى وفيه تأمل قوله لعدم قصدها قيل صوابه قصده لأن قصدها غير معتبر انتهى أقول فيه نظر فإن قوله قصدها مصدر مضاف إلى المفعول لا الفاعل كما فهم المصنف قوله ولا ينافيه قولهم أن الصريح لا يحتاج إلى النية قبل المراد منه أنه لا يحتاج

دار الافتاء

Scanned by CamScanner

إلى نية الطلاق في الصـريح مع ظهور المراد به حتى يخرج ما لو كان يكرر مسائل الطلاق بحضرتها كما مر

البحر الرائق دار الكتاب الإسلامي (٣/ ٢٧١)

ومنه الألفاظ المصحفة وهي خمسة: تلاق وتلاغ وطلاغ وطلاك وتلاك فيقع قضاء ولا يصدق إلا إذا أشهد على ذلك قبل التكلم بأن قال امرأتي تطلب مني الطلاق وأنا لا أطلق فأقول: هذا ولا فرق بين العالم، والجاهل وعليه الفتوى

الفقه الإسلامي وأدلته-أ. د. وهبة الزحيلي – (١ / ١٩٣)

فلو طلق الرجل زوجته غافلاً أو ســاهياً أو مخطئاً وقع، حتى قال الحنفية: إن الطلاق يقع بالألفاظ المصحفة قضاء، ولكن لا بد من أن يقصدها باللفظ.

الموسوعة الفقهية الكويتية – (٢٩ / ٢٧)

وَنَصَّ الْحَنَفِيَّةُ عَلَى وُقُوعِ الطَّلاَقِ بِاللَّفْظِ الْمُصَـحَّفِ ، ثُمَّ إِنْ كَانَ اللَّفْظُ صَرِيحًا وَقَعَ الطَّلاَقُ بِهِ بِغَيْرِ نِيَّةٍ ، كَلَفْظِ : طَلاَغ ، وَتَلاَغ ، وَطَلاَك ، وَتَلاَك . بِلاَ فَرْقَ بَيْنَ أَنْ يَكُونَ الْمُطَلِّقُ عَالِمًا أَوْ جَاهِلاً ، إِلاَّ أَنْ يَقُول الْمُطَلِّقُ : تَعَمَّدْتُ التَّصْحِيفَ هَذَا لِلتَّخْوِيفِ بِهِ ، وَيَحُفُّ بِهِ مِنْ قَرَائِنِ الْحَال مَا يُصَدِّقُهُ ، كَالإِْشْهَادِ عَلَى ذَلِكَ قَبْل الطَّلاَقِ ، فَإِنَّهُ لاَ يَقَعُ بِهِ شَيْءٌ عَلَى الْمُفْتَى بِهِ ، وَإِلاَّ وَقَعَ الطَّلاَقُ.............................

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔

محمد اویس سیالکوٹی عفی عنہ

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۲۲/ربیع الاول/۱۴۴۰ھ

01/دسمبر/2018ء

الجواب صحیح

احمد محمود اشرف عفا اللہ

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۲۴/ربیع الاول/۱۴۴۰ھ

03/دسمبر/2018ء

الجواب صحیح

۲۴/۳/۱۴۴۰ھ

الجواب صحیح

۲۲/۳/۱۴۴۰ھ

الجواب صحیح

محمد یعقوب عفی عنہ

۲۴/۳/۱۴۴۰ھ

الجواب صحیح

عبد المعز

۲۳/۳/۱۴۴۰ھ

دار الافتاء — فتویٰ نمبر ۲۹/۲۰۳۰ — ۱۴۴۰/۳/۲۵ — ۲۰۱۸/۱۲/۴ — جامعہ دار العلوم کراچی

مفتی — دار العلوم کراچی

Scanned by CamScanner